Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل روزنامہ لاہور

۸ رمضان المبارک

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱۰؍

جلد ۳ | ۵ وفا ۱۳۲۸ ہش | ۵ جولائی ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۵۳

کوئٹہ ۲۹ جون:- مکرم خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب بذریعہ خط اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تاحال ضعف و اعصابی دورے کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب رمضان کے بابرکت ایام میں حضور کی صحت وعافیت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور باقی افراد خاندان نبوت حضرت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔ الحمد للہ

دوبارہ الاٹمنٹ کی درخواست کی تاریخ بڑھا دی گئی

لاہور ۴ جولائی: محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ مہاجرین کی مختلف انجمنوں کے مطالبہ کے جواب میں حکومت مغربی پنجاب نے صوبہ میں متروکہ مکانوں، دکانوں اور رجسٹرڈ شدہ فیکٹریوں کی الاٹمنٹ اور دوبارہ الاٹمنٹ کے لئے درخواستیں پیش کرنے کی آخری تاریخ ۲۰ جولائی ۱۹۴۹ء تک بڑھا دی ہے۔ اس تاریخ کے بعد مستثنےٰ صورتوں میں صرف مہاجرین سے درخواستیں لی جائیں گی۔ بحالیات کے ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ جہاں مطبوعہ فارم آسانی سے نہ مل سکتے ہوں۔ وہاں مقررہ فارموں کی دستی لکھی ہوئی نقلوں پر درخواستیں لی جائیں۔ کورٹ فیس ٹکٹوں کے حصول میں دقت کے سبب ڈپٹی کمشنر ایسے فارم بھی قبول کریں گے۔ جن پر یہ ٹکٹیں چسپاں نہ ہونگی۔ مگر شرط یہ ہے کہ درخواستیں پیش کرنے کے پندرہ دن کے اندر اندر کورٹ فیس ٹکٹ لگا دیا جائے۔

سیالکوٹ میں بجلی کی شکایت کرنے والے

لاہور ۴ جولائی:- محکمہ اطلاعات مغربی پنجاب کی سرکاری اطلاع ہے کہ یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ شہر سیالکوٹ میں بجلی استعمال کرنے والے لوگ اپنی شکایات اخبارات میں بھیج دیتے ہیں جو ہمیشہ کنٹرولنگ افسروں کے نوٹس میں نہیں آتیں جس کی وجہ سے بعض اشخاص کی شکایات کا ازالہ نہیں ہو سکتا۔ اگر متعلقہ مقامی افسر ان کی شکایات پر توجہ نہ دیں تو یہ زیادہ اچھا ہوگا۔ کہ وہ اپنی اپنی شکائیت متعلقہ سپرنٹنڈنگ انجینئر یا چیف انجینئر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی الیکٹرسٹی برانچ، لاہور کے نوٹس میں لائیں:-

عارضی مستقل نوآبادکاری کی سکیم کے ماتحت حقوق

لاہور ۴ جولائی:- محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی سرکاری اطلاع ہے حکومت مغربی پنجاب نے فیصلہ کیا ہے، کہ متروکہ اراضی کی الاٹمنٹوں کو عارضی مستقل نوآبادکاری سکیم کے تحت حقوق ملکیت اُس وقت تک عطا نہ کئے جائیں جب تک کہ وہ تمام سرکاری واجبات معہ قرضہ جات تقاوی کی ادائیگی کی رسید پیش نہ کریں۔ حکومت نے یہ قدم اس لئے اٹھایا ہے۔ کہ لگان کی بھاری بقایا رقوم جو الاٹمنٹوں سے واجب الوصول ہیں اور جن کا ابھی تک تصفیہ نہیں ہو سکا۔ کی وصولی میں آسانی ہو جائے۔

پرانی آبادی کی ایک ہزار سے زیادہ مکانات نہایت مخدوش حالت میں ہیں

لاہور ۴ جولائی:- لاہور کارپوریشن کے محکمہ تعمیرات کی رپورٹ کے مطابق لاہور شہر کی پرانی آبادی میں جو چہار دیواری سے گھری ہوئی ہے قریباً ایک ہزار بیس (۱۰۲۰) مکان نہایت مخدوش حالت میں ہیں۔ اور وہ آنے والی برسات میں یقیناً گر جائیں گے۔ جیسا کہ گذشتہ برسات میں بہت سے بوسیدہ مکانات منہدم ہوئے اور جس کے نتیجے میں بیشمار جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ چنانچہ مرکزی ریلیف کمیٹی صوبہ مسلم لیگ کے سیکرٹری میاں محمد یاسین نے اہالیان شہر سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ان مخدوش مکانوں میں رہائش رکھنے والے مہاجرین کو عارضی طور پر اپنے گھروں میں جگہ دینے کا انتظام کریں اور اپنے اپنے مکانات کے وہ حصے از خود ریلیف کمیٹی کے سپرد کر دیں۔ جنہیں وہ ان مصیبت زدہ بھائیوں کی خاطر باآسانی خالی کر سکتے ہوں۔ تا انہیں برسات آنے سے پہلے ہی مخدوش علاقوں سے نکال لیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ محکمہ آبادکاری سے بھی کہا گیا ہے۔ کہ وہ شہر کے مختلف حصوں میں ان مہاجرین کے لئے گنجائش نکالنے میں نہایت سرگرمی سے عملی اقدامات کرے۔ (سٹاف رپورٹر)

— **سیلون** ۴ جولائی۔ اگلے سال لنکا کا اپنا ریزرو بنک قائم ہو جائے گا۔ لنکا کے وزیر اعظم اس بارے میں پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کرنے والے ہیں۔

یہ غلط ہے کہ صوبہ سرحد کی حکومت آزادی رائے کا گلا گھونٹ رہی ہے

میاں جعفر شاہ کی اہم تصریحات

کراچی ۴ جولائی۔ سرحد کے وزیر تعلیم میاں جعفر شاہ نے آج یہاں کہا۔ کہ صوبہ سرحد میں ایک ماڈل زراعتی فارم کی تجویز زیر عمل ہے۔ تاکہ صوبہ میں زراعت کو ترقی دی جائے۔ آپ نے صنعت، گاڑیوں اور بجلی وغیرہ کے متعلق بھی اُمید افزا منصوبہ بندی کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سراسر غلط ہے۔ کہ صوبہ سرحد کی موجودہ حکومت صوبہ میں آزادی رائے اور سیاسی بیداری کا گلا گھونٹ رہی ہے۔ آپ نے کہا کہ آئندہ سال کے آخر تک نئے انتخابات کئے جائیں گے جو بالغ کی رائے دہندگی کے اصول پر ہوں گے۔ آپ نے فرمایا کہ صوبہ میں جرائم کی آپ نے فرمایا کہ صوبہ میں گذشتہ سال پینسٹھ فی صدی کی کمی ہوئی ہے۔ آپ نے جیل کی اصلاحات کے متعلق فرمایا کہ فی الحال چھوٹے جرائم کے قیدیوں کے لئے ایک نئی آبادی بنانے کی تجویز زیر غور ہے۔ جس کے گرد کوئی بلند چار دیواری نہیں بنائی جائے گی۔ آپ نے فرمایا کہ بیڑیوں اور زنجیروں کا استعمال انسانیت کی سخت ہتک ہے۔ جہاں تک ہو سکے اسے کم کرنا چاہیے۔ آپ نے کہا۔ کہ مردان کے چینی کے کارخانہ میں آئندہ سال کے آخر تک اب کی نسبت دوگنی چینی تیار کی جایا کرے گی۔ اور یہ چینی کا کارخانہ دنیا کے بڑے بڑے کارخانوں کا مقابلہ کر سکے گا۔ آپ نے تعلیم کی ترقی کے متعلق ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ پشاور میں اس وقت تین ڈگری کالج ہیں اور پشاور اسلامیہ کالج کو یونیورسٹی میں جلد ہی تبدیل کر دیا جائے گا۔

کشمیر کے ۱۸ مسلمانوں کو قید بامشقت

سرینگر ۴ جولائی:- شیخ عبداللہ کی حکومت نے ۱۸ مسلمانوں کو ایک سازش کے الزام میں ماخوذ کر کے تین تین سال سے دس دس سال تک مختلف المیعاد قید بامشقت اور جرمانوں کی سزا دی ہے۔ ان پر الزام یہ تھا کہ وہ کشمیر کو پاکستان میں شامل کرنے کی نیت سے ایک سازش میں مصروف تھے۔

۴۸ گھنٹے

سرینگر ۴ جولائی کے بی سی بی تجاویز کے متعلق کشمیر کمیشن نے جو تازہ یادداشتیں پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کو بھیجی ہیں۔ اُمید ہے آئندہ ۴۸ گھنٹے کے اندر اندر دونوں حکومتوں کی طرف سے ان کا جواب سرینگر پہنچ جائے گا۔ آج کمیشن کا ایک قاصد سربمہر لفافہ لیکر راولپنڈی پہنچا۔ یہ لفافہ کراچی ارسال کر دیا گیا۔

شنگھائی پر پھر بمباری

شنگھائی ۴ جولائی:- نیشنلسٹ ہوائی جہازوں نے آج صبح پھر شنگھائی کی مشرقی بستی پر بمباری کی:-

قائمقام سیکرٹری مسلم لیگ کا تردیدی بیان

(اسٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۴ جولائی:- محمود یاسین صاحب قائمقام جنرل سیکرٹری صوبہ مسلم لیگ نے "ایسوسی ایٹڈ پریس" کی اس خبر کو قطعاً بے بنیاد قرار دیا ہے۔ کہ وہ صوبہ مسلم لیگ کے صدر اور مستعفی شدہ عہدیداران کے مابین مصالحت کی غرض سے ایک وفد کراچی لے جا رہے ہیں۔ چنانچہ آپ نے ایک بیان میں فرمایا کہ نہ تو میں نے پریس مذکور کے کسی نمائندے کو اور نہ کسی اخبار کے سٹاف رپورٹر کو اس قسم کا کوئی بیان دیا ہے۔ مذکورہ خبر سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔

پاکستان کے خلاف افغانستان کے تمام الزامات مصنوعی اور ناحق ہیں

لندن ۴ جولائی:- اخبار "سنڈے آبزرور" نے افغانستان کی روش پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ کے اس اعلان کے بعد کہ برطانیہ شمال مغربی سرحد کے بارے میں پاکستان کو سابقہ حکومت ہند کے جملہ اختیارات و فرائض کا وارث سمجھتا ہے۔ افغانستان کو اپنے ناحق کے الزامات اور دعاوی سے باز آ جانا چاہیئے۔ اخبار مذکور نے مزید لکھا ہے کہ پاکستان کے خلاف افغانستان کے الزامات بالکل مصنوعی ہیں۔ تقسیم ہند کے بعد قبائلیوں نے اپنے قول اور فعل سے یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ وہ پاکستان کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ (اسٹار)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے بولیٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

روزہ کے متعلق بعض ضروری ہدایات

"جو شخص روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا۔ اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو۔ تو خدا تعالیٰ ہرگز اسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر اپنے نفس کی کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا۔ تو ایسا آدمی جو خدائی نعمت کو اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور اس کا منتظر ہی تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے رکھ نہیں سکا تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ جس طرح ہم اہل دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں ویسے خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش لیتے ہیں اور تکلفات کو شامل کرکے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں۔ لیکن خدا کے نزدیک وہ صحیح نہیں ہے۔ تکلف کا باب تو بہت وسیع ہے اگر انسان چاہے تو اس کے رو سے ساری عمر بیٹھ کر ہی نماز پڑھتا رہے اور روزے بالکل نہ رکھے۔ مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے۔ خدا جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا اسے اصل ثواب سے بھی زیادہ دیتا ہے۔ کیونکہ دردِ دل ایک قابل قدر شے ہے۔ حیلہ جو آدمی تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں۔ لیکن خدا کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شے نہیں۔"

(فتاویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

بقیہ صفحہ ۳

بحث کرتے ہوئے انہیں ذمی قرار دیا ہے حالانکہ شریعت اسلام میں جو شخص اسلام کے نظریات سے انکار کرکے خلاف اسلام نظریات کا اعلان کردے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے کشف شبہ کے بعد بھی اگر وہ اپنے نظریات پر اصرار کرے۔ تو وہ مرتد ہے۔ جس کی سزا شریعت اسلام نے قتل تجویز کی ہے۔ جس کی مفصل بحث ایک مرزائی کے افغانستان میں سنگسار کئے جانے پر اخبارات میں نمایاں طور پر آچکی ہے۔

ذمی اصل غیر مسلم ہے۔ جسے اس کے اپنے مذہب کے مطابق زندگی بسر کرنے کی اسلام میں ہر طرح سے اجازت ہے۔ لیکن جدید غیر مسلم کو یہ مراعات حاصل نہیں ہیں۔ نہ صرف یہ کہ وہ ادارہ حکومت میں نہیں آسکتا۔ بلکہ کسی اسلامی حکومت میں وہ زندہ رہ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ وہ حکومت کے قوانین تسلیم کر لینے کے بعد بغاوت کرتا ہے اور ایسے باغی کی سزا قتل ہے۔

ذمی اسلامی نظام حکومت کو تسلیم کرتا ہے۔ لیکن اپنے مذہبی اعتقادات و اعمال میں اس کا پابند نہیں ہے اور نہ ہی مذہب اسلام نے بہ جبر اس پر پابندی عائد کی ہے۔ اندریں حالات کسی جدید غیر مسلم کو اصلی غیر مسلم پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے

امید ہے کل فرق اسلامیہ کے اس متفق علیہ مسئلہ سے متعلق مقالہ میں جو فروگذاشت ہوئی ہے۔ اس کی اصلاح فرما کر اپنے اسلامی اور مذہبی فریضہ کو واضح طور پر ادا فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے۔ اور اس سلسلہ میں کسی نئی بحث کا آغاز نہیں کریں گے

(نیاز مند حسین سوز لدھیانوی)

اس مکتوب اور ان نعروں کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ کا وہ حقیقی اسلام جو قرآن کریم میں ہے اور جس کا نمونہ اللہ تعالیٰ کے پاک رسول صلعم نے حدیبیہ کے میدان میں دکھایا تھا۔ دنیا سے کس طرح منوایا جا سکتا ہے۔ اگر دنیا ان نعروں اور اس مکتوب کی بنا پر پاکستان کی قرارداد مقاصد پر اعتراض کرے۔ تو پاکستان اس کا کیا جواب دے سکتا ہے سوا اس کے کہ اپنی آنکھیں شرم سے نیچی کرلے؟

قادیان کے درویشوں کی امداد

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

سابقہ اعلانات کے تسلسل میں لکھا جاتا ہے کہ قادیان کے مستحق درویشوں اور ان کے پاکستان رہنے والے رشتہ داروں کی امداد میں مندرجہ ذیل مزید رقوم موصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان اصحاب کو اس کار خیر کا بہترین بدلہ عطا کرے اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔

(۱) شیخ عبدالحمید صاحب دریالہ سٹریٹ راج گڑھ لاہور ۲۰-۰-۰
(۲) شیخ فضل کریم و عبدالرحیم صاحبان کارخانہ نقوی پھلرواں ضلع شاہپور ۱۵-۰-۰
(۳) بیگم صاحبہ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب چک ۶ ضلع منٹگمری ۲۰-۰-۰
(۴) ربیعہ خانم صاحبہ ہیڈ معلمہ گرلز سکول احمد نگر ضلع جھنگ ۱۰-۰-۰
(۵) اہلیہ صاحبہ مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی پشاور ۲۰-۰-۰
(۶) چوہدری حاکم دین صاحب سابق ناجر قادیان حال لاہور ۲۰-۰-۰
(۷) چوہدری محمد الدین صاحب پسر چوہدری حاکم دین صاحب مذکور ۲-۰-۰
(۸) چوہدری فضل دین صاحب " " " ۲-۰-۰
(۹) شریفہ شاہدہ بیگم صاحبہ بنت " " " ۵-۰-۰
(۱۰) امۃ اللطیف صاحبہ " " " ۲-۰-۰
(۱۱) امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ " " " ۵-۰-۰
(۱۲) چوہدری نور احمد صاحب داماد " " " ۵-۰-۰
(۱۳) چوہدری حاکم دین صاحب مذکور (برائے خرچ بجلی مسجد اقصیٰ قادیان) ۵-۰-۰
(۱۴) صاحبزادی ذکیہ بیگم صاحبہ (بیگم میجر مرزا داؤد احمد صاحب) رتن باغ لاہور ۱۵-۰-۰
(۱۵) صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب رتن باغ لاہور ۲۵-۰-۰
(۱۶) ایک صاحب جو اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے ۵-۰-۰
(۱۷) شیخ عبدالرحیم صاحب مالک فرم مولوی کلاتھ ہاؤس ریل بازار گوجرانوالہ ۴-۰-۰
(یہ صاحب پہلے بھی پانچ روپے دے چکے ہیں)
(۱۸) شیخ جمیل احمد صاحب ٹاؤنٹن روڈ لاہور ۱۰-۰-۰
(۱۹) اہلیہ صاحبہ ملک احمد الدین صاحب ہیڈ کانسٹیبل ٹوبہ ٹیک سنگھ ۵-۰-۰
(۲۰) بچگان ملک احمد دین صاحب مذکور ۵-۰-۰
(یہ ہر دو رقوم بذریعہ محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال وصول ہوئی ہیں)
(۲۱) محمد علی خانصاحب و محمد اکرم خانصاحب کمیشن ایجنٹ ٹنڈو باگو ضلع نواب شاہ سندھ ۱۰۰-۰-۰
(۲۲) محمد علی خانصاحب و محمد اکرم خانصاحب مذکوران برائے افطاری درویشان ۱۰۰-۰-۰
(اوپر کی ہر دو رقوم محاسب صاحب ربوہ کے نام گئی ہیں۔ ابھی تک میرے دفتر میں نہیں پہنچیں)
(۲۳) صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ (بیگم مرزا رشید احمد صاحب) کراچی ۲۰-۰-۰
(۲۴) صاحبزادی امۃ الحمید بیگم صاحبہ جودھامل بلڈنگ۔ لاہور۔ (سابقہ اعلان میں ان کی رقم غلطی سے ۲۰/ روپے درج ہوگئی تھی اصل رقم ۲۵ روپے ہے) ۵-۰-۰
(۲۵) والدہ صاحبہ مسعود شاہد صاحب مرحوم سیالکوٹ ۲۵-۰-۰
(اس کے علاوہ انہوں نے ۲۵/ روپے کسی مستحق سید کو دینے کیلئے بھی بھجوائے ہیں)

اللہ تعالیٰ ان جملہ بہنوں اور بھائیوں کو ان کے اس کار خیر کی بہترین جزا دے۔ آمین

میزان کل ۴۵۰-۰-۰

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل اصحاب نے میری معرفت قادیان میں اپنی طرف سے رمضان کا فدیہ بھی بھجوایا ہے:-

(۱) میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب سیالکوٹ ۶۰-۰-۰
(۲) صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ رتن باغ لاہور ۴۰-۰-۰
(۳) سیدہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ (اہلیہ پیر صلاح الدین صاحب) راولپنڈی ۳۰-۰-۰
(۴) ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب بورنیو ۲۵-۰-۰
(۵) صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رتن باغ لاہور ۴۵-۰-۰
(۶) حضرت ام المومنین صاحبہ اطال اللہ ظلہا حال کوئٹہ ۴۰-۰-۰
(۷) سید سردار حسین شاہ صاحب اورسیر حال غالب وال ۱۵-۰-۰
(۸) نواب زادہ میاں عبداللہ خانصاحب رتن باغ لاہور ۵۰-۰-۰
(۹) اہلیہ صاحبہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل قادیان (یہ کچھ رقم اپنے طور پر لاہور میں بھی خرچ کر چکی ہیں) ۵-۰-۰

میزان کل ۳۲۰

جزاہم اللہ احسن الجزاء

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۴-۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور
۵ جولائی ۱۹۴۹ء

اسلام کا صحیح تصور کیا ہے؟

"الفضل" کی گذشتہ اشاعت میں صلح حدیبیہ کا ایک واقعہ بیان کرکے ہم نے بتایا تھا کہ رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صلح وامن کے لئے کس انتہائی درجہ پر جانے کے لئے تیار ہو جاتے تھے۔ حالانکہ قریش نے نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ خود آپ کی ذات کو اتنی تکلیفیں پہنچائی تھیں کہ صابر سے صابر انسان بھی ان کو برداشت نہ کر سکتا۔ نہ صرف قریش نے آپ کو اپنے وطن مالوف مکہ معظمہ سے نکالدیا تھا۔ بلکہ مدینہ میں بھی آپ کا پیچھا کیا۔ اور اہل مدینہ کو آپ کے خلاف برانگیختہ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ نہ صرف یہی بلکہ مدینہ پر فوجی چڑھائیاں کیں۔ اپنے حلیفوں کو ساتھ لے لے کر حملے کئے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ کی جناب نے ان کا مونہہ پھیر دیا۔ اور تمام عرب میں مومنوں کی دھاک بندھ گئی۔ اور قریش میدان جنگ میں بھی ایسی نمایاں شکست کھا گئے۔ کہ اب ان میں کوئی سکت بھی باقی نہ رہی۔ اور مدینہ پر حملہ کرنا تو کجا ان کو اپنی ہستی بچانے کا فکر دامنگیر ہو گیا۔

یہ حالت تھی کہ اللہ تعالےٰ نے آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں مکہ معظمہ میں داخل ہونے اور طواف کعبۃ اللہ کی بشارت دی۔ اور اس بشارت کے اشارہ پر آپ تقریباً پندرہ سو آزمودہ اور بہادر عباد اللہ کی معیت میں مکہ معظمہ کی طرف عمرہ ادا کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ لیکن صلح حدیبیہ کی شرائط کے مطابق آپ کو اس سال واپس جانا پڑا۔ بظاہر یہ صلح ہر لحاظ سے مسلمانوں کے لئے نہائت نقصان دہ تھی۔ سب سے پہلے اللہ تعالےٰ کا وعدہ کہ مسلمان مکہ معظمہ میں داخل ہونگے۔ پھر حضرت عثمان رضؓ کا واقعہ۔ بیعت رضوان اور جاں نثار دل کا جوش وخروش۔ اس پر ابو جندل رضؓ کا دردناک واقعہ۔ ذرا خیال فرمائیے جہاں اتنے اسباب اکٹھے ہو گئے تھے۔ عام حالات میں جنگ کے سوا اور کیا نتیجہ نکل سکتا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ جیسے جید انسان اس صلح کو اسلام کی انتہائی ہتک خیال کرنے لگے تھے۔ صلح کی شرائط تحریر ہو جانے کے بعد جب آنحضور علیہ السلام نے قربانیاں کرنے کا حکم دیا۔ تو مسلمان اتنے متاثر تھے۔ کہ آپ کے حکم کا جواب دینے کا بھی کسی کو ہوش نہ تھا۔ حضرت عمر رضؓ تو اتنے بے قابو ہو گئے تھے کہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی کچھ گزرے۔ کہ "یا رسول اللہ کیا آپ خدا تعالےٰ کے سچے رسول نہیں ہیں"؟ آپ نے فرمایا میں سچا رسول ہوں۔ حضرت عمر رضؓ نے کہا کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا "ہاں ہم حق پر ہیں" عمر رضؓ نے کہا "تو پھر ہم یہ ذلت کیوں برداشت کریں"؟ آپ نے فرمایا "دیکھو عمر میں خدا کا رسول ہوں خدا کی منشاء مجھے معلوم ہے۔ میں اسکے خلاف نہیں جا سکتا وہی ہماری مدد کریگا۔"

یہ ہے اسلام جس کا نمونہ اس ذات نے دکھایا کہ جس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ "علی خلق عظیم" اور رحمۃ للعالمین تھا۔ اس ذات نے دکھایا جس کے متعلق ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے بھی شہادت دی کہ آپ کا خلق قرآن کریم تھا۔ ذرا خیال فرمائیے دشمن کی کمر ہمت بار بار شکست کھا کر ٹوٹ چکی ہے۔ آپ کے ہمراہ پندرہ سو ایسے جاں نثار ہیں۔ جن کی شمشیر زنی کا مزا دشمن بارہا چکھ چکا ہے۔ ایسے شمشیر زن جنہوں نے تین سو تیرہ ہوتے ہوئے بھی دشمن کے ایک ہزار کے مونہہ پھیر دیئے تھے۔ اور ایسا دشمن جس کے تمام بڑے بڑے منچلے اور بہادر گذشتہ جھڑپوں میں کام آچکے تھے۔ پھر بیعت رضوان نے آپ کے جاں نثاروں میں ایک تازہ روح پھونک دی تھی۔ اور پھر یہ کہ آپ اللہ تعالےٰ کے حکم سے مکہ معظمہ کیطرف بڑھ رہے تھے۔ کیا کوئی چیز ایسی تھی جو اس وقت آپ کو فتح مکہ سے روک سکتی تھی؟ دنیا کا بڑے سے بڑا جرنیل ایسے حالات میں کیا کرتا؟ دشمن کا مورال صفر کی حد تک گر چکا تھا مومنین کی خود اعتمادی اپنی پوری بلندیوں پر پہنچی ہوئی تھی۔ ایسی صورت میں ایک کمانڈر کیا لائحہ عمل اختیار کرتا کیا مکہ کے نظام باطل میں آخری کیل گاڑنے کا یہ وقت نہیں تھا؟

یہ ایک فہیم۔ وقت شناس۔ دنیاوی دانشمند جرنیل کا فیصلہ ہوتا۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تو ان ظاہری حالات سے بھی زیادہ ایک قوت تھی۔ اور وہ تھی اللہ کی طرف سے مکہ معظمہ میں داخل ہونے اور طواف کعبہ کی بشارت۔ تمام جاں نثار اس بشارت کے نشہ سے سرشار تھے۔ اس وقت پہاڑ بھی ان کے راستہ میں نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ کیا اسلام کو تمام عرب پر نظام فائقہ بنانے کا یہ زریں موقعہ نہیں تھا؟ کیا باطل کے نظام کی آخری دھجیاں ہوا میں بکھیر دینے کا یہ عظیم الشان لمحہ نہیں تھا؟ تمام دنیا کے جرنیل بھی اگر اکٹھے ہو کر فیصلہ کرتے۔ تو وہ یکزبان ہو کر یہی کہتے کہ ہاں تھا۔ حضرت عمر رضؓ نے یہی فیصلہ کیا تمام مومنین نے یہی فیصلہ کیا۔ حضرت عمر رضؓ وہ جرنیل تھے۔ کہ آج دنیا جن کی سیاسی قابلیت کی قسم کھاتی ہے۔ ان مومنین میں وہ ہستیاں شامل تھیں جنہوں نے قیصر وکسرےٰ کی سلطنتیں ایک پل میں تہس نہس کر کے رکھ دیں۔ حضرت عمر رضؓ کی رائے کے خلاف۔ تمام جید مومنین کی رائے کے خلاف اور اس بات کے باوجود کہ اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی بشارت پر اعتراض پڑتا تھا۔ اللہ تعالےٰ اور اس کی رضا کے مطابق اللہ تعالےٰ کے رسول نے جو فیصلہ کیا اسکو سنکر نہ صرف حضرت عمر رضؓ اور نہ صرف مومنین رضؓ ہی ششدر رہ گئے۔ بلکہ تمام دنیا کے مورخ آج تک انگشت بدنداں ہیں۔ اور جب تک اس عہد کی تاریخ لکھی جاتی رہے گی۔ مورخ اور ان کو پڑھنے والے انگشت بدنداں رہیں گے۔

ایسے عظیم الشان فتح کے موقعہ کو ہاتھ سے جانے دینا بذات خود ایک متحیر کر دینے والی چیز ہے۔ لیکن اس معاہدہ میں جو چیز سب کو ہمیشہ متحیر کرتی رہے گی۔ وہ اس کی وہ شرط ہے جس سے مکہ سے مسلمان ہو کر مدینہ میں بھاگ آنے والے کو تو کفار کے پاس لوٹا دیا جاتا مگر مدینہ سے جو مسلمان مرتد ہو کر مکہ چلا جائے۔ تو اسکو واپس نہیں بھیجنا تھا۔ ایسے موافق حالات میں ایسی شرط قبول کرنا اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول صلعم کا ہی کام تھا۔ کیونکہ وہی جانتے تھے کہ حقیقی اسلام کیا ہے۔ وہی جانتے تھے کہ اسلام جنگ نہیں بلکہ صلح وامن ہے۔ وہی جانتے تھے کہ اسلام تلوار کا مرہون نہیں ہوتا۔ بلکہ اپنی ذاتی خوبیوں کے سہارے پر قائم ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اور اللہ تعالےٰ کا رسول ہی جانتے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے حضور جو ایمان کا تحفہ لائے وہ کسی دنیوی اقتدار یا رعب کی آلائشوں سے آلودہ نہ ہو۔ وہی جانتے تھے کہ نظام ہائے باطل کو تہس نہس کرنے والی تلوار نہیں بلکہ اسلام کی اپنی ذاتی قوت ہے اللہ تعالےٰ اور اس کا رسول جانتے تھے۔ کہ جو اسلام قبول کرتا ہے وہ اپنے لئے کرتا ہے۔ اور جو کافر ہوتا ہے اپنے لئے ہوتا ہے۔"

کیا صلح حدیبیہ میں اللہ تعالےٰ نے اسلام کا یہ بنیادی اصول نہائت وضاحت کے ساتھ قائم نہیں کیا۔ اور نظام ہائے باطل کو مٹانے اور اسلامی نظام قائم کرنے کے لئے تلوار نہیں بلکہ اسلام کی ذاتی خوبی کافی ہے۔

یہ اسلام تھا یا نہیں؟ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق تھا یا نہیں؟ یہ فیصلہ جو اللہ تعالےٰ کے رسول نے میدان حدیبیہ میں کیا اللہ تعالےٰ کی مرضی کے مطابق تھا یا نہیں؟ یہ مظاہرہ رواداری انبیاء علیہم السلام کے منتہائے مقصود کے مطابق تھا یا نہیں؟ یہ ایک اسلامی جماعت کے شایان شان تھا یا نہیں؟

پھر کیا یہ حیرت نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ کی کتاب موجود۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ اسوۂ حسنہ موجود جس کا مظاہرہ آپ نے صلح حدیبیہ کے عظیم الشان موقعہ پر کیا۔ ان دونوں چیزوں کی موجودگی کے باوجود ہمارے بعض علما نے اسلام کو وہ کچھ بنا دیا۔ کہ آج تمام دنیا اسلام کا نام سنکر کان پر ہاتھ رکھتی ہے۔ اور اس دین کو جس کا نام اسلام ہے خونریزی کا مترادف سمجھتی ہے۔ اور ایک مومن کا نقشہ ایسا بھیانک بناتی ہے۔ جس کو دیکھ کر عورتیں بچے چیخیں مار کر بھاگ جاتے ہیں۔ نہیں یہی نہیں بلکہ "اسلام" کو مذاہب میں شمار بھی مشکل سے کرتی ہے۔ اسلام کو دنیا کے امن اور تہذیب کے منافی خیال کرتی ہے۔ اور یہ سمجھتی ہے کہ یہ جتنے مسلمان نظر آتے ہیں۔ تلوار کی نوک پر مسلمان بنائے گئے ہیں۔ یورپ اور امریکہ میں آج بھی "اسلام" کے خلاف نہائت وسیع پیمانہ پر یہی پروپیگنڈا زور شور سے جاری ہے۔

یہ تو خیر دشمنان اسلام کا کام ہے انہوں نے بات کا بتنگڑ بنانا ہی تھا مگر سوال یہ ہے کہ ہم "اسلام" کو دنیا میں کس طرح پیش کر رہے ہیں۔ کیا اس طرح جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے میدان حدیبیہ میں اسکو پیش کیا تھا۔ اور اللہ تعالےٰ نے اسکو قرآن کریم میں پیش کیا ہے یا اس طرح جس طرح ہٹلر نے فاشزم اور لینن اور سٹالین نے اشتراکیت کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ "انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود بزور شمشیر اسلامی نظام قائم کرنا ہے۔" "اسلامی جماعت کا فرض ہے کہ طاقت حاصل کر کے اور نظام ہائے باطل پر حملہ کر کے ان کو مٹا دے۔" یہ اور اس قسم کے نعرے ہیں جو آج بھی بلند کئے جا رہے ہیں۔ اور پھر ملاحظہ ہو ایک مکتوب جو ایک لوکل روزنامہ میں جو اپنے تئیں اسلام کا واحد اجارہ دار سمجھتا ہے شائع ہوا ہے۔

مکرمی ایڈیٹر صاحب

"پاکستان کو ایک نئی قیادت کی ضرورت ہے" کے عنوان سے ۲۲ جون ۱۹۴۹ء کے تسنیم میں آپ نے ایک مقالہ سپرد قلم کیا ہے جسمیں آپ کمیونسٹ پارٹی کے نظریات پر

(باقی دیکھیں صلا کالم ۱ و ۲ کے نیچے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیت اولاد اور قرآن مجید

از مکرم ملک مولا بخش صاحب سیالکوٹ
(۱)

اس سے پہلے میں نے ایک مضمون تربیت اولاد کی ضرورت اور اہمیت پر لکھا تھا جو الفضل مورخہ یکم - ۲ جون میں شائع ہو چکا ہے۔ اس میں اگرچہ کسی حد تک طریق تربیت کا بھی ضمناً ذکر آگیا تھا۔ مگر اُن آیات میں جن سے میں نے استدلال کیا تھا۔ زیادہ تر تربیت اولاد کی اہمیت اور ضرورت پر بحث کی گئی تھی۔ اس کے بعد میرے دل میں خیال آیا۔ کہ کیا قرآن کریم میں کہیں تربیت اولاد کے طریق کو کسی حد تک تفصیل اور ترتیب سے بھی بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ چند مقامات میرے ذہن میں آئے۔ مگر جب سورہ فاتحہ پر میں نے کسی قدر توجہ سے غور کیا۔ تو اس میں ایک مفصل پروگرام اس کا موجود پایا۔ جسکو میں اپنے موجودہ افکار کی روشنی میں بیان کرتا ہوں۔ طریق استدلال کی ضرورت کے ماتحت میں سورۃ فاتحہ کو بجائے عام طریق پر دائیں سے بائیں کو لکھنے کے عموداً اوپر سے نیچے کو لکھتا ہوں۔

۱- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
۲- الحمد للہ - ۳- رب العالمین
۴- الرحمٰن - ۵- الرحیم
۶- مالک یوم الدین - ۷- ایاک نعبد
۸- و ایاک نستعین - ۹- اھدنا الصراط المستقیم
صراط الذین انعمت علیھم
۱۰- غیر المغضوب علیھم - ۱۱- و لا الضالین

اس ترتیب سے معلوم ہوگا۔ کہ سب سے بلند مقام حمد کا ہے۔ اور اسفل ترین مقام ضالین کا ہے۔ ۱ بسم اللہ سے ۲ سے ۶ تک صفات الٰہیہ کا بالترتیب ذکر ہے۔ ۷ - ۸ میں بندہ کے تعلق عبودیت و استعانت اللہ تعالیٰ سے مذکور ہے ۹ میں اس چیز کی دعا ہے۔ جو مطلوب ہے۔ اور ۱۰ اور ۱۱ میں اُن حالات کا ذکر ہے۔ جن سے بچنا مقصود ہے۔ بچے کی تربیت یہی ہے۔ کہ وہ ایسا انسان بن جائے۔ جو اپنی پیدائش کی علت غائی کو پورا کرے۔ یا یوں کہو کہ اس میں اُس طریق تربیت کی بنیاد رکھ دی جائے۔ جو اس نے ساری عمر حاصل کرکے اور اُس کی مشق کرکے اُس منتہائے مقصود تک پہنچنا ہے۔ جو اس کی پیدائش کی علت غائی ہے اور وہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے خود قرآن کریم میں بیان فرمادی ہے۔ کہ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ ذاریات رکوع ۳ یعنی ہم نے جنوں اور انسانوں کو نہیں پیدا کیا مگر عبادت کے لئے۔ یہاں عبادت سے صرف نماز پڑھنا یا وظیفے یا دیگر اذکار کرنا ہی مراد نہیں۔

بلکہ وہ اعمال مراد ہیں۔ جو اللہ اور بندے کے درمیان صحیح معنوں میں مالک اور غلام اور بندہ ہونے کا رشتہ قائم کردیں۔ غلام کا لفظ گو عبد کا معروف ترجمہ ہے۔ مگر یہ تعلق پھر ناقص اور قابل شکست ہے اور اللہ خالق۔ رب مالک اور عبد کے درمیان جو تعلق ہے۔ اُسے پورے طور پر ظاہر نہیں کر سکتا عبد کا کام ہے کہ سراپا اپنے مالک کی رضا میں فنا ہو جائے۔ اور اس کی زندگی کی غرض و غایت ہی اس کے سوا کچھ نہ ہو کہ اس کے ہر حکم پر قانون کی تعمیل پورے طور پر کرے۔ اور اُس کی رضاء کے لئے ایسا فنا ہو جائے۔ کہ اُس کا اپنا کچھ نہ رہے۔ اور وہ اپنی کوشش اور فکر اور عمل اور مشق سے اپنی زندگی کو ایسے سانچے میں ڈھال لے۔ کہ یفعلون ما یؤمرون کا عملاً مصداق بن جائے۔ اور انسان ہوتا ہوا اپنی فطرت کے ماتحت نہیں۔ بلکہ ارادہ سے احکام خداوندی کی تعمیل میں فرشتوں کی طرح کام کرے۔ اور اس طرح انسان رہ کر فرشتوں سے بڑھ جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس قول میں کہ اسلمت لرب العالمین۔ کہ میں سب جہانوں کے رب کے سب حکموں کے آگے جھکتا ہوں۔ اجمالاً - اور سورہ انعام اور رکوع ۹ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی زبان سے جو یہ کہلوایا گیا ہے کہ قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کہدے۔ کہ میری نماز اور قربانی اور میری زندگی اور میری موت سب اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔ اس میں کسی قدر تفصیل کے ساتھ اس حقیقت کا اظہار اور اقرار ہے۔ کہ سب سے بڑے عبد محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فعل رضائے مولا کے ہی تابع ہے۔

مولے لفظوں میں لوگ کہتے ہیں۔ کہ انسان کی پیدائش کی علت غائی خدا تعالیٰ سے مل جاتا ہے۔ یہ صحیح ہے مگر خدا سے ملنے کے یہ معنے نہیں۔ جس طرح زید اور بکر ملتے ہیں کہ کچھ یہ بڑھے اور کچھ وہ بڑھے۔ یا دونوں میں سے ایک ہی چل کر اس مقام پر پہنچ جاوے جہاں وہ دونوں یکجا ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے لئے جو ہر جگہ ہے۔ ایسا ملنا مقصود نہیں کہ وہ چل کر آوے۔ یا انسان چل کر جاوے۔ اگرچہ حدیث میں کہا گیا ہے۔ کہ انسان اگر ایک بالشت خدا کی طرف جاتا ہے۔ تو وہ ایک گز آتا ہے یا اگر وہ چل کر جاتا ہے تو وہ دوڑ کر آتا ہے

مگر اس سے حقیقی فاصلہ طے کرنا اور چلنا ہمارے معروف معنوں میں مراد نہیں بلکہ یہ استعارہ ہے جو اس عنایت اور محبت کو ظاہر کرتا ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے نیک اعمال کی قدر کرتا ہے۔ اور اُن پر ثمرات مترتب کرتا ہے۔ ہاں ملنے کے ایک معنے اور بھی ہیں۔ وہ بھی ہم عام طور پر استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً ہم ایک رنگدار کپڑا اور ایک سفید کپڑا رنگریز کے پاس لیجاتے ہیں۔ اور اُس کو کہتے ہیں کہ اُن دونوں کو ملادو۔ تو یہ مراد نہیں ہوتی۔ کہ ان جوڑکر الماری میں رکھ دو۔ بلکہ یہ مراد ہوتی ہے۔ کہ جو رنگ اس پر چڑھا ہے وہ سفید کپڑے پر بھی چڑھا دو۔ یہی معنی اللہ تعالیٰ سے ملنے کے ہیں۔ کہ انسان اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو جائے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ: ترجمہ:۔ رنگ اللہ کا ہی ہے۔ اور اُس سے بڑھ کر کس کا رنگ اچھا ہو سکتا ہے۔

پس بچے کی تربیت اس مقصد کو مدنظر رکھ کر ہونی چاہیئے۔ کہ اس کو حقیقی معنوں میں اللہ کا بندہ اور عابد بنایا جائے۔ اور اس کے دل اور دماغ کو جن پر رنگ چڑھنا ہے۔ سفید رکھا جائے اور میلا نہ ہونے دیا جائے۔

سورہ فاتحہ کو جس طرح اوپر لکھا ہے۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بلند ترین مقام الحمد کا ہے۔ اور اسفل ترین ضالین کا۔ پس بچے کی ابتدائی حالت میں جو تربیت ہو۔ وہ یہی ہے کہ اُس کو ضال کے مقام سے اوپر کو اٹھا کر حمد کے مقام کو جاتا ہے۔ یہی راستہ ہے جس کو اپنے مختلف مدارج اور مختلف حیثیتوں میں انسان کو عمر بھر طے کرنا ہے۔ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اس کو اپنے نیک اور بد کا علم نہیں ہوتا۔ اور اس پر واضح نہیں ہوتا ہے۔ کہ تباہی کی راہ کونسی ہے اور فلاح کی کونسی۔ ہاں اُس کے اندر ایک فطری تڑپ ہوتی ہے کہ وہ اس حقیقت کو پالے۔ جس کے لئے اُسے پیدا کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جلسہ اعظم کی تقریر میں فرمایا ہے۔ کہ بچہ جو ہر چیز کو اٹھاتا اور منہ میں ڈالتا ہے وہ در اصل اپنے مالک کو ڈھونڈتا ہے۔ یہ ایک عارفانہ نکتہ ہے۔ جس کو عارف لوگ ہی جانتے ہیں مگر عام اہل علم کو بھی اس سے انکار نہیں کہ بچہ ہر کام کی اور ہر آواز کی نقل کرتا ہے اور ہر چیز کو لینا چاہتا ہے۔ اس کو اس کی حالت ضال سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ جس میں وہ گویا ایک چیز کی تلاش میں نظر آتا ہے۔

فرائیڈ کو جو زمانہ حال کا بڑا مشہور علم النفس کا ماہر خیال کیا جاتا ہے۔ بچے کی اس قسم کی حرکات میں جذبہ شہوانی کی تسکین کا سامان ہی نظر آتا ہے

مگر چونکہ اُس کی نظر مادی امور اور مادی جذبات تک ہی محدود ہے۔ اور اُس کو وہ روحانی شعور حاصل نہیں جس سے خدا شناسی کی روح پیدا ہوتی اور پرورش پاتی اور بڑھتی ہے۔ اس لئے وہ مجبور ہے کہ اپنے علمی افکار کی حدود کے اندر چکر لگائے اور وہی کہے جو اُس نے کہا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ نے جن کو معرفت کا بلند مقام حاصل ہے حقیقت کو بیان کر دیا ہے ؎

کہا مضطر نے خدا ہوں میں!
ڈارون بولا بوزنہ ہوں میں!
سن کے ہر دو کی لے میرے دوست
فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

یقیناً کوئی جاندار حتی کہ غیر ذی شعور اشیاء از قسم نباتات وغیرہ بھی اُس چیز کو لیتی ہیں جو اُن کے لئے زیادہ مفید ہو۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ انسان کے بچے کے متعلق ہی یہ خیال کیوں کیا جائے۔ کہ وہ کسی ادنیٰ چیز کی تلاش میں ہے۔ یقیناً وہ بھی انہیں چیزوں کے لئے فطری تڑپ رکھتا ہے۔

مگر چونکہ انسان ایک ذمہ دار ہستی ہے۔ اور اُس کی تربیت کے ذمہ دار اُس کے والدین ہیں۔ اور با اختیار ہونے کی وجہ سے اُس کے لئے دونوں راستے کھلے ہیں۔ انا ھدینٰہ السبیل اما شاکرًا و اما کفورًا ؕ ہم نے اُس کو راستہ کا نشان دیدیا ہے خواہ وہ شکر گذار بن کر صحیح راستہ اختیار کرے یا ناشکرا بن کر غلط راہ پر چل پڑے۔ یہ ذمہ داری حصول تمیز کے بعد تو خود ہر انسان پر ہے۔ مگر ابتداء میں اُس کے مربیوں پر ہے جو اُس کے والدین ہیں۔ اور جن کا فرض اُس کی صحیح تربیت کرنا ہے۔ ہر ترقی کی منزل میں پہلا قدم یہ ہے۔ کہ اُن موانع کو دور کیا جائے جو ترقی کے منافی ہیں۔ یا اس راہ میں روک ہیں ہوتی۔

درخواست دعا

جناب ثاقب زیروی کا بچہ عزیز طاہر احمد سیالکوٹ میں سخت بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

(۲) میری اہلیہ عرصہ دو ماہ سے بعارضہ ضعف قلب بیمار چلی آرہی ہیں۔ اکثر ضعف قلب کے دورے رہتے ہیں جس کی وجہ سے بعض اوقات حالت نازک صورت اختیار کر جاتی ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے خاکسار قاضی محمد حنیف ناصر عفی عنہ واقف زندگی تخت ہزارہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا۔

(۳) - خاکسار کے والد محترم مستری خیر الدین صاحب سخت بیمار ہیں۔ حضور و صحابہ کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ والد صاحب کی کامل صحت اور درازی عمر کی دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد المنان متعلم جامعہ احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود)

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام کی کامیاب جدوجہد

انفرادی ملاقاتیں۔ مجالس میں شرکت۔ نومسلم بھائیوں کا بڑھتا ہوا اخلاص

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر واقف زندگی مقیم ہیگ۔ (ہالینڈ))

(۲)

ایک دفعہ مکرم حافظ صاحب مسٹر لیڈن کے ہاں تشریف لے گئے۔ اور کچھ دیر تک گفتگو فرماتے رہے۔ ایک دفعہ خاکسار کو پروفیسر فان واگ کے ہاں جانے کا موقعہ ملا۔ جہاں ان کے علاوہ ان کی اہلیہ محترمہ اور ان کے بھائی جو اب مسلمان ہیں بھی موجود تھے۔ ان کے بھائی نے میرا ایک مضمون ڈچ میں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائیبل کی پیشگوئیوں پر مشتمل تھا پڑھ کر سنایا۔ اس کی ایک کاپی بھی انہیں دی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے دلائل کا بہت اچھا اثر ان پر ہوا۔ انہوں نے پھر دوسرے موقع پر اکٹھا ہونے کی خواہش ظاہر کی۔

دو تین دفعہ خاکسار کو مسٹر اور سانت جیلمی سوسائٹی کے سیکرٹری کے ہاں جانے کا موقعہ ملا۔ ہر دفعہ دو تین گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔ خاص طور پر اسلامی اقتصادی نظام زیر بحث آتا رہا۔ دو تین دفعہ خاکسار کو مسز اسبروک یونیورسل لیگ کی وائس پریذیڈنٹ سے ملنے کا اتفاق ہوا ان کے ذریعہ جرمنی میں ایسپرانٹو لیگ کے ساتھ ہمارے مشن کے تعلقات قائم ہونے میں بہت مدد ملی جس کی وجہ سے ہمارے جرمنی مشنری (چوہدری عبداللطیف صاحب) کو کئی بار لیکچروں کا موقعہ بھی ملا۔ دو تین دفعہ خاکسار کو مسٹر خان ووئگن کے ہاں جانے کا موقعہ ملا۔ اور کچھ دیر تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ یہ دوست دہریہ خیالات رکھتے ہیں۔ دو تین بار خاکسار کو مسٹر بوفسمہ کے ہاں جاکر تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ ان کی اہلیہ بدھ خیالات رکھتی ہیں اور وہ دہریہ۔ ہر موقعہ پر دو تین گھنٹہ تک گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ انہیں اپنا لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا گیا۔

ایک دفعہ خاکسار کو مس ہینی کے ہاں جانیکا موقعہ ملا۔ یہ خاتون لیگ آف نیشنز میں بھی کام کرتی رہی ہیں (وکیل تھیں) ہندوستان اور بعض دیگر مشرقی ممالک میں چند سال گذار کر آئی ہیں۔ قرآن کریم کی بعض بہت پرانی کاپیاں مصر کو سے خرید کر لائی ہوئی ہیں۔ دو گھنٹہ تک ان کے ساتھ گفتگو کا موقعہ ملا۔ اسلام کی عورتوں کے متعلق تعلیم خاص طور پر زیر بحث آئی۔ بعد میں انہیں اسلام میں عورت کی حیثیت کے متعلق قرآن مجید کی آیات لکھ کر بھیجی گئیں۔ دو تین دفعہ خاکسار کو محترمہ رقیہ کے ہاں جاکر تبلیغ کا موقعہ ملا

بعد میں انہوں نے بیعت کر لی۔ فالحمد للہ!

ایک دفعہ خاکسار کو مسٹر انور خان واگ کے ہاں جانے کا موقعہ ملا اور نماز وغیرہ کا سبق دیا۔ ان کے ساتھ مل کر شام وعشا کی نمازیں ادا کیں۔ ایک دفعہ فان فاہسن کے ہاں جانے کا موقعہ بھی ملا۔ ایک دفعہ مسٹر درخت کے ہاں گیا۔ دو گھنٹہ تک ان کے ساتھ گفتگو کا موقعہ ملا۔ احباب ان تمام دوستوں کی ہدایت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

دیگر مجالس وغیرہ میں شرکت

حلقہ واقفیت وسیع کرنے کے لئے دوسروں کی میٹنگوں وغیرہ میں بھی شرکت کی گئی۔ چنانچہ ایک دفعہ مکرم حافظ صاحب انجیل فرقہ کی ایک میٹنگ میں شامل ہوئے۔ جہاں لیکچر کے بعد انہوں نے اپنی میٹنگ کی دعوتی چٹھیاں تقسیم کیں اور بعض لوگوں سے گفتگو کی

ایک دفعہ آپ ایک کیتھولک چرچ میں تشریف لے گئے۔ ایک دفعہ خاکسار کو تھیوسافیکل سوسائٹی کی ایک میٹنگ میں شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ جہاں لیکچر کے بعد خاکسار کو سوالات کرنے کا بھی موقعہ ملا۔ بعض لوگوں کے ساتھ واقفیت پیدا ہو گئی ایک دفعہ خاکسار کو ایک ہیومانسٹی سوسائٹی کی میٹنگ میں شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ بعد میں لیکچرار سے سوالات وجوابات بھی ہوئے۔

متفرقات

ایک دفعہ مکرم حافظ صاحب احمدی دوست مسٹر خان دبرخ کو ملنے کے لئے قید خانہ میں تشریف لے گئے۔ مگر منتظمین کی طرف سے اجازت نہ ملی۔ انہوں نے کہا اس سے پہلے مسلمانوں کے لئے کوئی قانون نہیں ہے۔ جب تک قانون نہ ہو اجازت نہیں مل سکتی۔ انہوں نے کہا کہ یہ ان کے نزدیک پہلی مثال ہے۔ اس کے بعد مکرم حافظ صاحب حکام بالا کے پاس تشریف لے گئے مگر ابھی تک اجازت نہیں ملی۔ اس قسم کے معاملات کی اجازت بھی پادریوں کے لئے ہی رکھی ہوئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ ہمیں اپنے احمدی بھائی کو ملنے کی اجازت مل جائے تاہم انہیں وقتاً فوقتاً جاکر مل سکیں اور ان کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوں۔ حافظ صاحب نے ہالینڈ کے متعلق ایک مضمون الفضل کو لکھ کر بھیجا علاوہ ازیں حافظ صاحب ڈچ زبان کے مطالعہ

میں بھی مصروف رہے۔ میٹنگ کے مضمون کی تیاری وغیرہ میں محترمہ ناصرہ زمرمن کی مدد فرماتے رہے قرآن مجید کے ترجمہ کی تصحیح میں بھی ان کی مدد فرماتے رہے۔ خاکسار نے اس دفعہ میٹنگ کے لئے دعوتی چٹھیاں سائیکلوسٹائل کیں۔ ڈیڑھ صد دوستوں کو بذریعہ ڈاک ارسال کیں اور بقیہ شہر میں تقسیم کیں۔ مضمون تیار کیا اور مسٹر انور کی مدد کی۔ ڈچ اور جرمنی زبانوں کا مطالعہ بھی کرتا رہا۔

خطوط

علاوہ میٹنگ کی دعوتی چٹھیوں کے چالیس کے قریب دعوتی خطوط لکھے گئے۔ بعض احباب کو اپنا لٹریچر بھیجا گیا۔

احمدی احباب

ہمارے احمدی احباب خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے اخلاص میں ترقی کر رہے ہیں۔ اور میٹنگوں میں تقاریر بھی کرتے ہیں۔ مسٹر انور اگرچہ ابھی ابھی مسلمان ہوئے ہیں پھر بھی جلسہ میں تقریر کرنے سے نہیں کتراتے۔ ہماری مدد جہاں تک کر سکیں کرتے ہیں۔ محترمہ ناصرہ زمرمن خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ باوجود عورت ہونے کے نہایت جرأت سے کام لیتی ہیں اور کسی جگہ بھی اسلام کا نام لینے سے نہیں ڈرتیں۔ تبلیغ کا بہت شوق ہے۔ گذشتہ ماہ انہیں کسی کام کے لئے سوئٹزرلینڈ اور فرانس جانے کا موقعہ ملا۔ وہاں کے احمدی احباب سے تعلقات بھی قائم کئے۔ واپسی پر برادرم شیخ ناصر احمد صاحب سے کچھ اشتہارات بھی لے آئیں۔ راستہ میں ان کے ساتھ گاڑی میں ایک آسٹرین فیملی بھی سفر کر رہی تھی جن کے ساتھ پیرس کا پورا ٹکٹ نہیں تھا۔ راستہ میں ٹکٹ کلکٹر صاحب تشریف لے آئے اور کہنے لگے کہ اتنا کرایہ زیادہ دو ورنہ گاڑی سے اتر جاؤ ان کے پاس فرنچ کرنسی نہیں تھی کچھ نہ کر سکتے تھے۔ اس موقعہ پر ہماری بہن نے انہیں کہا کہ فکر نہ کرو میں پیسے دے دیتی ہوں۔ چنانچہ انہوں نے زائد کرایہ ادا کر دیا اور بیچاروں کو سانس میں سانس آیا۔ ان کے اس حسن سلوک کو دیکھ کر ایک نے کہا "حقیقی عیسائیت" ہے۔ یہی روح ہونی چاہیئے۔ اس پر بغیر ہچکچاہٹ کے محترمہ ناصرہ نے کہا نہیں یہ عیسائی روح نہیں ہے بلکہ "اسلامی روح" ہے۔ جس کو سن کر وہ ہکے بکے رہ گئے کہ میں تم بھی مسلمان ہو۔ اور اسلام بھی ایسی تعلیم سکھلاتا ہے۔ اس پر انہوں نے انہیں کہا کہ اب اسلام ہی زندہ مذہب ہے اور اسی کے متبعین حقیقی مذہبی روح اپنے اندر رکھتے ہیں۔ ایک یورپین خاتون سے اس قسم کی باتیں سن کر ان پر بہت اچھا اثر ہوا۔ انہیں کچھ اشتہارات بھی دئیے گئے۔ اور اپنے سوئٹزرلینڈ مشن کا پتہ دیا تا واپسی پر وہ ہمارے مشنری سے بھی ملاقات کر سکیں۔

یہ واقعہ جہاں محترمہ ناصرہ زمرمن کے اخلاص اور ایمان کو ظاہر کرتا ہے وہاں ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کے اخلاص میں اور بھی برکت دے۔

آخر میں احباب کرام کی خدمت میں دردمندانہ اپیل ہے کہ احباب اپنی خاص دعاؤں میں ہمارے مشن کو نہ بھولیں۔ اور اس طرح اپنی دعاؤں سے ہماری مدد فرماتے رہیں۔ کام بہت بڑا ہے مگر ذرائع محدود ہیں۔ تثلیث کے علمبردار لاکھوں کی تعداد میں مقابلہ کے لئے تنے ہوتے ہیں۔ کیا توحید کے علمبردار۔ گنتی کے اپنے محدود مادی ذرائع کے ذریعہ آپ احباب کی دعاؤں کے بغیر کامیاب ہو سکتے ہیں۔ صرف اور صرف آپ بزرگوں کی دعائیں ہی ہیں جن کے ذریعہ ہم خدام احمدیت علم توحید کو تثلیث کدہ پر گاڑنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہی ہماری مدد فرماتے آمین یارب العلمین۔

پتہ مطلوب ہے

(۱) مولوی عبدالسلام صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ خود یا اور کوئی صاحب ان کے صحیح وموجودہ پتہ سے مطلع فرمائیں

خاکسار محمد حسین شاہ سیکرٹری امانت تحریک جدید ربوہ ڈاکخانہ وتحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

(۲) مولوی محمد سرور صاحب ولد میاں سندھی ساکن بیری اپنے موجودہ پتہ سے مطلع فرمائیں

نظارت بیت المال ربوہ

(۳) فضل دین۔ محمد یعقوب۔ محمد یوسف۔ محمود احمد محلہ دارالسعت قادیان والے اپنا پورا پتہ مندرجہ ذیل پتہ پر ضرور لکھیں:۔ محمد لطیف محمود آباد اسٹیٹ کنری سندھ

(۴) مکرمی غلام محمد صاحب ولد میر گل صاحب آف قادیان اپنے موجودہ پتہ سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ اگر ان سے کسی رشتہ دار یا دوست کو علم ہو تو وہ بھی مطلع فرمائیں۔

نظارت بیت المال ربوہ

(۵) مکرمی شیخ محمد خورشید صاحب ولد منشی اللہ داد صاحب ساکن وڈالہ بانگر (گورداسپور) اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔ اگر کسی دوست کو ان کے متعلق علم ہو تو وہ بھی مطلع فرمائیں۔

انتقال

کشمیر سے اطلاع آئی ہے کہ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ڈار جو مخلص احمدی اور ایک بارسوخ آدمی تھے، ۸ جون کی درمیانی رات فوت ہو گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بیماری سے قبل سرینگر میں نظر بند کئے گئے تھے۔ احباب دعا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۱۱۳۵۷ میں عبد الصمد چودھری ولد مولوی عبد القاسم خاں چودھری پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۴ء ساکن ناٹور ڈاکخانہ خاص ضلع راجہ شاہی صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

I hereby execute this dead
of wasiyat and declare
That I have got at present
a monthly income of Rs 333
and Anna 1 (one) only after
deduction of income tax
of rupees 7/- per month.
Of this monthly income I
declare further to pay
my wasiyat subscription
at the rate of 1/10 of my
monthly income and will
continue to pay as such
till my death. I have got
at present no property
personal or ~~ancestral~~
Besides, I declare that
I shall be paying under
This Wasiyat at the state
1/10 of all other income
which I may have from
time to time from other
source. If I make any
property. Sadar
Anjuman-i-Ahmadiyya
will have a right to have
a share to the extent of
1/10 of such property under
This deed of Wasiyat
Abdul Samad Khan
choudhry 11/9/48
Muzafferuddin Ahmadiyya
Missionary. 11/9/48.

۱۱۲۶۳ میں راجہ محمد نواز ولد نواز سخی علی خاں عمر ۵۲ سال ساکن ڈنڈوت ڈاکخانہ ڈنڈوت ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائیداد حسب ذیل ہے۔ دو مربع اراضی واقع رقبہ چک ۱۰۶ تحصیل رحیم یار خاں ریاست بہاولپور اور ۴۵ بیگھہ اراضی موضع بھبڑ والی تحصیل صادق آباد بہاولپور اور دوسری جائیداد از قسم اراضی زرعی واقع ڈنڈوت تحصیل پنڈدادنخاں میں ہے۔ رقبہ ٹھیک معلوم نہیں۔ بعد میں معلوم کر کے پیش کیا جائے گا۔ تین عدد مکان رہائشی واقع رقبہ ڈنڈوت جس کی کل قیمت دس ہزار روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۲۱۸ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں گا۔ نیز میری جو جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ بوقت وفات ثابت ہو۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن مذکور کر کے یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

العبد: محمد نواز خاں منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات تحصیل پھالیہ مورخہ ۹/۴۸ ۱۰ مطابق ۱۰ تبوک ۱۳۲۷ھش گواہ شد ولایت شاہ عفی اللہ عنہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد شیر علی صاحب منڈی بہاؤالدین۔

۱۱۳۶۱ میں خیر الدین ولد مستقیم صاحب عمر ۷۰ سال سکونتی قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ پاکستان میں میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں۔ مہاجر کی حیثیت سے عارضی طور پر فروکش ہوں۔ قادیان محلہ دار الیسر میں ایک سکونتی مکان دس مرلہ زمین میں دو کمروں پر مشتمل مالیتی ۲۰۰۰ روپیہ تھا۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری آمدن اس وقت مبلغ -/۱۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ د مکان میں میرے تین لڑکوں کا حصہ بھی ہے۔

العبد: نشان انگوٹھا خیر الدین ولد مستقیم صاحب احمدی مہاجر قادیان حال معرفت الہٰ بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع شیخوپورہ پاکستان۔ گواہ شد سید اعجاز احمد شاہ عفی عنہ۔ انسپکٹر بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ گواہ شد کرم علی مہاجر قادیان میرے سامنے لکھی گئی۔ درست ہے۔

۱۱۳۶۹ میں محمد حسین ولد ابو الحسن یار محمد عمر ۴۶ سال گھر سی محلہ مدا پور ڈاکخانہ خاص اعظم گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ جائیداد منقولہ: ایک عدد سنگر کمپنی کی ساختہ سلائی کی مشین اور ایک بندوق دونالی۔ جائیداد غیر منقولہ: قطعات نمبر ۱۷۔ ۱۸ محلہ دار الشکر دار الامان قادیان۔ ہر دو کنال سالم نیز ایک مکان ہے۔ جس میں میرے شرکاء۔ میرے چھوٹے بھائی۔ چھوٹی ہمشیرہ اور ایک متوفہ پھوپھی کی لڑکی شامل ہے۔ مندرجہ بالا امور کو مدنظر رکھ کر میرا حصہ اس میں بہت کم ہوگا۔ کیونکہ مرمت وغیرہ بھی وہ کراتے رہتے ہیں۔ (۳) تفصیلات قرض جو میرے ذمہ واجب الادا ہے۔ دین مہر -/۴۵۰ روپے ہے۔ یہاں آنے کی رقم جو سب سے لینی پڑی تھی -/۲۴۰۔ میری ماہوار آمد جو بصورت پنشن ہے۔ بعد وضع انکم ٹیکس -/۹/۲۲۱ روپے۔ میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس بابت کی وصیت کرتا ہوں۔ کہ اپنی ماہوار آمد مذکورہ بالا اور اس کے علاوہ جو میری آمد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ نیز میری یہ وصیت میرے متروکہ پر بھی حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ اگر بعد ادائیگی رقوم کے کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد رہ جائے۔ یعنی قبل ادا کرنے کے میری وفات ہو جائے۔ تو صدر انجمن مذکور مجاز ہوگی۔ کہ میری وہ اراضی جو واقعہ قادیان دار الامان میں ہے۔ اسے وصول کرے۔ مجھکو اس بارے میں تحریر کرنے کے متعلق لکھی انشراح صدر اور خوشی حاصل ہے۔

العبد: محمد حسین بقلم خود ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر مدارس اسلامیہ حلقہ الہ آباد حال کراچی۔ گواہ شد: عبد الرشید مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۴۸ء۔ گواہ شد سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل مبلغ جماعت احمدیہ نزیل کراچی۔

۱۱۳۶۲ میں حکیم محمد نواب ولد علی بخش صاحب عمر ۶۰ سال سکونتی چک ۴۷ ڈاکخانہ چک ۳۱ منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ مہاجر ہونے کی صورت میں مشرقی پنجاب موضع رائیکوٹ ڈاکخانہ خاص تحصیل جگراؤں ضلع لدھیانہ میں اراضی تعدادی ۱۷ ایکڑ قسم چاہی نہری اور بارانی تھی۔ اس کے علاوہ پختہ مکانات بھی تھے۔ اس وقت میرا گذارہ گھوڑی پال مربع کی آمد پر ہے۔ جو مجھے مہاجر ہونے کی صورت میں موضع چک ۵۵ ڈاکخانہ چک ۳۱ تحصیل چیچہ وطنی ضلع منٹگمری میں ملا ہوا ہے۔ میں مربع مذکور کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ انجمن مذکور کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت جس قدر بھی میرا متروکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۴۸ء۔

العبد: حکیم محمد نواب بقلم خود موصی چک ۵۵ موجودہ پتہ: چک ۴۷ ڈاکخانہ ۳۱ ضلع منٹگمری۔ گواہ شد نور محمد بقلم خود۔ گواہ شد نذیر احمد موصی مبلغ حلقہ

۱۱۳۶۳ میں محمد عبد اللہ ولد چودھری امام بخش صاحب عمر ۳۷ سال چک ۳۰ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:
(۱) مربع اراضی قسم نہری موضع دیہہ توکھی ڈاکخانہ دریا خاں تحصیل نوشہرہ فیروز ضلع نواب شاہ صوبہ سندھ میں ہے۔ (۲) بارہ کلہ اراضی قسم نہری واقع رقبہ چک ۳ میں واقع ہے۔ قیمت موجودہ -/۵۸۰۰ (۳) تین کلہ اراضی قسم نہری واقع رقبہ چک ۱۰۹ ڈاکخانہ خاص قیمت -/۳۰۰ روپے۔ (۴) نقدی مبلغ -/۵۰۰ روپیہ۔ کل میزان -/۶۶۰۰ روپیہ ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ انجمن مذکور میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس رقم کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے متروکہ پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد محمد عبد اللہ بقلم خود گواہ شد نصیر احمد بقلم خود۔ گواہ شد نذیر احمد مبلغ۔

۱۱۳۶۵ میں مرزا مبارک بیگ ولد مرزا معظم بیگ صاحب عمر ۲۵ سال حال کوئٹہ (قادیان) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:- اس وقت میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ اگر میرے مرنے پر میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اور اس وقت مجھے میری تنخواہ ایک سو روپیہ ماہوار ملتی ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار جو کہ دس روپے بنتا تھا۔ انشاء اللہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز اگر میری زندگی میں کوئی اور جائیداد ثابت ہوئی۔ نیز میرے متروکہ پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد: مرزا مبارک بیگ۔
F/B Wing
R. A. F. Peshawar
گواہ شد شمس الدین اکونٹنٹ خزانچی پشاور۔ گواہ شد مبارک احمد ارشاد بقلم خود۔
R. P. A. F
F. B. Wing Peshawar

۱۱۳۶۶ میں نصیر احمد ولد عبد المجید صاحب عمر ۲۴ سال حال لاہور فضل عمر ریسرچ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ تحریک جدید کی طرف سے مجھے -/۷۵ روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔ میں فی الحال اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ نیز جو جائیداد بعد اس کے پیدا کروں۔ تو اس پر بھی اور میرے متروکہ پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد: نصیر احمد بقلم خود ۵-۱۰ اسی ماڈل ٹاؤن لاہور گواہ شد عطاء الرحمٰن فضل عمر ریسرچ گواہ شد عبد اللہ احمد فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن مجید مترجم کے ہدیہ میں رعایت

اس خیال سے کہ رمضان شریف میں احباب قرآن مجید کا ترجمہ زیادہ سے زیادہ پڑھ سکیں زبردست رعایت کی گئی ہے۔ **قرآن مجید مترجم**:۔ از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب فاضل کے حاشیہ پر تفسیری نوٹ بھی ہیں۔ مجلد کا اصلی ہدیہ ۱۲ روپے رعایتی ہدیہ دس روپے

شمائل شریف مترجم جس کا ترجمہ حضرت علامہ روشن علی صاحبؓ اور حضرت علامہ میر محمد اسحٰق صاحبؓ نے کیا ہوا ہے۔ مجلد کا اصلی ہدیہ ۷ روپے رعایتی ہدیہ ۶ روپے

ملنے کا پتہ:۔ **مکتبہ احمدیہ ۲۷ رشید سٹریٹ سعدی پارک لاہور**

پاکستانی فوج میں عورتوں کے داخلے سے نسوانی تاریخ میں نیا باب

(میجر کولنز کے قلم سے)

اپنے وطن کی حفاظت کے لئے پاکستانی خواتین بھی مردوں کے دوش بدوش فوج میں داخل ہو رہی ہیں۔ اس سے پاکستان میں نسوانی تاریخ کا ایک نیا باب شروع ہوا ہے۔ بہرحال اس میدان میں برطانوی خواتین کی سرگرمیاں پچھلی صدی سے شروع ہوتی ہیں۔ اس سلسلے میں پرانے اور نئے حالات کا بیان خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ اس سال برطانوی فوج کے ایک باقاعدہ اور مستقل حصے کے طور پر ایک شاہی نسوانی کور بنائی گئی ہے۔ یہ جنگ کے دوران میں امدادی علاقائی سروس کی حیثیت سے کام کرتی رہی۔ اور فوج نے محسوس کیا کہ وہ اس ادارے کے بغیر کام نہیں چلا سکتی۔ چنانچہ شاہی نسوانی کور کو ایک مستقل حیثیت دے دی گئی ہے

شاہی نسوانی کور فلورنس نائیٹ انگیل کے وقت سے اب تک برطانوی خواتین کی شاندار روایات کی مظہر ہے۔ فلورنس نے ۵۶-۱۸۵۴ء میں جنگ کریمیا کے دوران میں حکومت برطانیہ کو احساس دلایا کہ عورتیں بھی فوج کی مدد کے لئے کام کر سکتی ہیں۔ اس نے ہسپتالوں میں فوجی ہسپتالوں میں نرسوں کی تنظیم سے اس نے اپنے مقصد کی سچائی ثابت کر دی۔

۱۹۰۷ء میں پہلا باقاعدہ نسوانی یونٹ معرض وجود میں آیا۔ پہلی عالمگیر جنگ کے دوران میں اس نے برطانیہ فرانس اور بلجیم کی حکومتوں کو ایمبولینس اور گنوائے ڈرائیور مہیا کئے۔ جنگ کے بعد بھی اسے جاری رکھا گیا اور جنگی خدمات کی بنا پر فوجی کونسل نے ۱۹۲۷ء میں اسے سرکاری طور پر تسلیم کر لیا۔ ۱۹۳۳ء میں اسے نسوانی ٹرانسپورٹ سروس کا نام دیا گیا اور پھر امدادی علاقائی سروس میں شامل کیا گیا۔ کوئین میری فوجی امدادی کور " کے نام سے ۱۹۱۷ء میں ایک یونٹ منظم ہوا تھا جو ۱۹۱۹ء میں توڑ دیا گیا۔

امدادی علاقائی سروس، امدادی علاقائی سروس ستمبر ۱۹۳۸ء میں بنائی گئی۔ ایک سال بعد دوسری عالمگیر جنگ چھڑنے پر اس میں سترہ ہزار خواتین شامل ہو چکی تھیں۔ بہرحال ۱۹۴۱ء میں اس سروس کو تاج کی مسلح افواج کا جزو تسلیم کیا گیا۔ ایک سال بعد عورتوں کی بھرتی شروع ہوئی۔ بیس اور اکتیس سال کے درمیان عمر والی خواتین کے لئے یہ لازمی قرار پایا کہ وہ عورتوں کی بری بحری یا فضائی فوج میں خدمات سرانجام دیں۔ امدادی علاقائی سروس کی توسیع برابر ہوتی رہی اور ۱۹۴۳ء میں دو لاکھ چودہ ہزار خواتین بھرتی ہو چکی تھیں۔ شروع سے امدادی علاقائی سروس کو یہ خاص درجہ حاصل تھا کہ اسکے ممبروں کے ضبط و نظم اور ان کی بہبودی کے کاموں کی نگرانی خواتین آفیسرز ہی کیا کرتیں دوسرے امور میں بھی اس کور کی تنظیم اور نظم و نسق کا معیار آہستہ آہستہ فوجی سطح کے مطابق ہو گیا پہلے عورتوں کو بہت معمولی کام سونپے گئے۔ لیکن تجربے نے ثابت کر دیا۔ کہ عورتیں خاصے پیچیدہ کام بھی کر سکتی ہیں۔ اور بعض ایسے کام بھی ہیں جو عورت مرد سے بہتر کر سکتی ہے۔

منطقی نتیجہ اگرچہ کئی لوگوں کو اس کا خیال تک نہیں تھا۔ لیکن امدادی علاقائی سروس کی خدمات کا منطقی نتیجہ یہی ہونا چاہیئے تھا۔ کہ فوجی تنظیم میں نسوانی کور کو ایک مستقل اور باقاعدہ حیثیت دے دی جاتی۔ صنعتوں میں مردوں کی سخت ضرورت تھی اور فوج کے لئے مرد رضاکاروں کی تعداد گھٹ رہی تھی۔ اسلئے نسوانی کور کا قیام اور بھی ضروری ہو گیا چنانچہ ۱۹۴۹ء کے آغاز میں فیصلہ ہوا کہ ایک ایسی کور بنائی جائے۔ ملک معظم نے اس کور کو "شاہی" کے خطاب سے نوازا اور ملکہ معظمہ نے اس کا کمانڈنٹ انچیف بننا منظور کیا۔ اس طرح شاہی نسوانی کور کا قیام عمل میں آ گیا۔

اس کی زیادہ سے زیادہ تعداد ستر ہزار مقرر کی گئی۔ پہلے چار سال کے لئے بھرتی کیا جائے گا اس کے بعد میعاد بارہ سال تک بڑھائی جا سکتی ہے۔ اور سب عورتیں مجبور ہیں کہ حکم آنے پر دوسرے ملکوں میں بھی جائیں۔ افسر خواتین کو شاہی کمیشن ملتا ہے۔ اور ان کا انتخاب مردوں کے معیار کے مطابق ہوتا ہے۔ مرد سپاہیوں کی تنخواہ کے تین چوتھائی تناسب سے عورتوں کو تنخواہ ملتی ہے اور پنشن دو تہائی۔

مستقل فائدہ اس وقت تک عورتوں کے لئے تیتیس مختلف قسم کی ملازمتیں تجویز ہو چکی ہیں۔ جن میں باورچی اور اردلی سے شروع ہو کر درزی۔ ٹائپسٹ سگنل اوپریٹر اور رسٹر وسٹ میکنک کے کام شامل ہیں۔ طیارہ شکن توپوں کے سلسلے میں عورتوں نے ہر قسم کا کام کیا ہے۔ لیکن انہیں توپوں پر نہیں لگایا جائے گا۔

کچھ لوگ یہ کہہ سکتے ہیں کہ عورتوں کا اصلی کام یہ ہے کہ وہ شادی کریں۔ اور بچے پالیں اگرچہ یہ صحیح ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ جنگ کے پانچ سالوں میں سوا دو لاکھ سے زائد عورتوں نے بڑی خوشی سے فوجی خدمات سرانجام دیں۔ اور اسی دوران میں اپنے ساتھی چن کر اپنے خوابوں کے مطابق خاندان بنا لیا بہت کم لوگ کہہ سکتے ہیں کہ ضبط و نظم کے ماتحت رہنا صنف نازک کے لئے نقصان دہ ہے۔ کوئی شخص اس سے انکار نہیں کرے گا کہ اس دوران میں جو جسمانی تعلیم اور تربیت عورتوں کو ملتی ہے۔ اس کا فائدہ بہت مستقل اور پائیدار ہوتا ہے۔

ہماری آڑھت

کی دوکان ہے۔ ہمیں ایک منیم کی ضرورت ہے جو حساب میں خوب ماہر ہو۔ کسی دوکان پر اس نے کام بھی کیا ہوا ہو۔ احمدی کو ترجیح دی جائے گی مقامی امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کی نیک چلنی اور دیانتداری کا سرٹیفکیٹ ہمراہ لائیں۔ ایلدن ہونے کی حالت میں ایک ہزار روپے کی ضمانت تنخواہ ماہوار ایک سو روپیہ دی جائے گی۔ مخلص اور کاروبار میں ہوشیار ہونا چاہیئے کو سال بعد ترقی بھی دی جائے گی صاحب ضرورت درخواست کریں۔ **اخ۔ الف معرفت ایڈیٹر الفضل**

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عزیز احمد صاحب سب جج بہادر درجہ اوّل گوجر خان ضلع راولپنڈی

دعوے یا اپیل دیوانی۔

عبدالرحمٰن ولد اللہ دتا قوم حجام سکنہ گوجر خان ضلع راولپنڈی

بنام کشن سنگھ ولد چوہدری ہری سنگھ قوم سکھ ساکن گوجر خان حال مشرقی پنجاب مدعا علیہ

یا دعوے دلاپانے مبلغ ۲۵۰۰/-

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی کشن سنگھ مدعا علیہ کی تعمیل سمن عام ذرائع سے مشکل ہے۔ اسلئے اشتہار ہذا بنام کشن سنگھ مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ اگر مدعا علیہ مذکور مورخہ ۲۵/۷/۴۹ کو مقام گوجر خان حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔ آج بتاریخ ... کو بدستخط میرے اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

اس زمانہ کا ربانی مصلح

اس کا دعوےٰ اور اس کی تعلیم اس کے اپنے الفاظ میں

حق کے طالب کو مفت

تبلیغ کے لئے ایک روپیہ کی چار

عبداللہ الہ دین سکندرآباد

جی۔ ٹی۔ بس۔ سروس

سیالکوٹ گوجرانوالہ لاہور۔ جی ٹی بس سروس کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں جو وقت مقررہ پر سرائے سلطان سے چلتی ہیں۔ کرایہ دابی شیڈول ریٹ کے مطابق لیا جاتا ہے۔ آخری بس شام کے چار بجے چلتی ہے سردار خاں مینیجر سرائے سلطان لاہور

اکسیر اٹھرا

حمل گر جاتا ہو یا بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں۔ اس کا استعمال از حد مفید ہے قیمت مکمل خوراک ۲۰ روپے

شفاخانہ رفیق حیات۔ ٹرنک بازار سیالکوٹ

الفضل ۱۵۲ میں پتہ غلط لکھا گیا تھا اور بجائے سیالکوٹ کے لاہور لکھا گیا تھا۔ احباب تصحیح فرمالیں

(مینیجر)

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتی ہیں "اولاد نرینہ کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ نانوے فیصدی لڑکا پیدا ہوتا ہی" مکمل کورس ۲۰ روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

حب اٹھرا:۔ اسقاط حمل کا چالیس سالہ مجرب علاج۔ فی تولہ ۸/- مکمل کورس پونے چودہ روپے ۱۲-۱۳:۔ میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان میں تجارتی کوآپریٹو بنک

کراچی ۱۰ جولائی۔ "ڈان" کے نامہ نگار کو باوثوق ذرائع سے پتہ چلا ہے۔ کہ حکومت پاکستان ایک تجارتی امداد باہمی بنک قائم کر رہی ہے۔ جس کی ۵۰۰ شاخیں ملک بھر میں پھیلی ہوئی ہونگی۔ اس مقصد کے لئے تجاویز تیار کر لی گئی ہیں۔ اور اگست میں پاک پارلیمنٹ کے اجلاس میں اس مفہوم کا ایک بل بھی پیش ہو جائے گا۔ بنک کا سرمایہ ایک کروڑ کا روپے کا ہوگا۔ جس میں ۵۱ فی صدی حصے پاکستان اور باقی ۴۹ فی صدی حصے پبلک خریدے گی۔ یہ بنک ریزرو بنک کے ایجنٹ کی حیثیت سے کام کرے گا۔ حکومت کا خزانہ بھی رکھے گا۔ اور وہ سارا سرکاری کام سنبھال لے گا۔ جو اب امپیریل بنک آف انڈیا کر رہا ہے۔ یہ بنک کاشتکاروں کو قرضے دے گا۔ ایسے بنک کی ضرورت قیام پاکستان کے وقت سے ہی محسوس ہو رہی تھی۔ پاکستان بننے کے بعد اکثر انتہائی ضرورت کے مقامات پر بھی بنک کام نہیں کر رہا۔ مثلاً سیالکوٹ میں کوئی بنک کام نہیں کر رہا۔ حالانکہ یہ کھیلوں کے سامان کا مرکز ہے مشرقی پاکستان میں صورت حال اس سے بھی گئی گذری ہے۔ نیا بنک ملک کی صنعتی۔ زرعی اور اقتصادی ترقی کے لئے بہت کچھ کارگر ثابت ہوگا۔

کوئٹہ کے راستہ افغانستان کے لئے ۲ لاکھ کا سامان

کوئٹہ ۴ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ کوئٹہ سے افغانستان کو ۲ لاکھ روپے کا مال روانہ کرنے کے پرمٹ جاری کئے گئے ہیں:۔

مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کیلئے

پچاس ہزار ایکڑ زمین

جالندھر ۱۲ جولائی تقسیم کے وقت مشرقی پنجاب سے جو مسلمان جا کر صوبہ میں پھر واپس آ گئے تھے۔ ان کے لئے حکومت مشرقی پنجاب آئندہ ماہ پچاس ہزار ایکڑ زمین الاٹ کر رہی ہے۔ ان مسلمانوں کو وہی زمین واپس کی جائیگی جو کسی زمانہ میں ان کی ملکیت تھی۔

سرکاری اطلاعات کے مطابق صوبائی حکومت اب تک ان لوگوں کو مالی امداد بہم پہنچاتی رہی ہے۔ اور ان پر تقریباً ۲ لاکھ روپے صرف انبالہ اور ضلع گوڑگانوہ میں ہی خرچ کیا جا چکا ہے۔

چھ ڈپو ہولڈروں کو سزا

عملہ راشن بندی لاہور نے ماہ مئی ۱۹۴۹ء کی جانچ پڑتال کے دوران میں چھ ڈپو ہولڈروں کو زیادہ قیمت وصول کرنے۔ رسٹاک میں کمی بیشی ہونے اور ڈپوؤں پر اسٹاک نہ رکھنے کے الزام میں سزا دلوائی۔

(مجریہ ۴ جولائی ۱۹۴۹ء)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت فروغ دیں۔ (مینیجر)

افغانستان کے بارے میں پاکستان کا رویہ لائق تحسین و ستائش ہے

"ڈیلی ٹیلیگراف"

لندن ۴ جولائی: مشہور برطانوی اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" نے اپنے نامہ نگار خصوصی کے حوالہ سے ایک مکتوب شائع کیا ہے۔ جس میں پاکستان کے خلاف افغانستان کی خطرناک اعصابی جنگ کی پرزور مذمت کی گئی ہے۔ نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے کہ:۔

"پاکستان میں یہ یقین راسخ ہو چکا ہے کہ ہندوستان افغانستان کی اعصابی جنگ کے سلسلہ میں اسے مالی امداد بہم پہنچا رہا ہے۔ تاکہ جنگ کشمیر میں پاکستان کی مساعی کو ضعف پہنچے۔ لیکن افغانستان کو خود اس مہم سے زیادہ فائدہ کیا پہنچ سکتا ہے۔ یہ مہم ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات کو مزید ناخوشگوار بنانے اور اپنے طول و عرض میں تنازعات اور بدامنی کی صورت پیدا کرنے پر منتج ہوگی۔ اس تنازعہ کے سلسلہ میں روس کی متوقع پالیسی پر اظہار رائے کرتے ہوئے "ڈیلی ٹیلیگراف" کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کریملین کی پالیسی یہ ہوگی کہ وہ افغانستان کے مقابلہ میں پاکستان سے مراعات حاصل کرنے کو ترجیح دے گا۔ جس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ روس کا آہنی پردہ پنجاب کے میدانوں تک بڑھ جائیگا گو اس امر کا چنداں امکان نہیں ہے کہ وزیر اعظم پاکستان اپنے حالیہ قیام ماسکو کے دوران ایسی کسی تجویز پر غور کریں۔ تاہم دہلی کے حلقوں میں خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ وزیر اعظم پاکستان ماسکو میں اس کیلئے آمادہ ہو جائینگے"

متنازعہ مسائل کے سلسلہ میں پاکستان کی روش کو لائق تحسین قرار دیتے ہوئے نامہ نگار رقمطراز ہے کہ "افغانستان نے پٹھانوں پر پاکستان کے مظالم کا جو پروپیگنڈہ شروع کر رکھا ہے۔ وہ بالکل بے بنیاد ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ کبھی کبھی قبائلی علاقہ میں سرحدی سکاؤٹوں کو مخالف گروہ منتشر کرنے پڑتے ہیں تاہم قبائلیوں کے داخلی مسائل میں مداخلت کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ صوبہ سرحد کے میدانی حصہ میں حکومت وقت کا وجود ایک باقاعدہ استصواب کا نتیجہ ہے۔ خفیہ اطلاعات کے مطابق قبائلیوں میں ہندوستانی روپیہ اور کپڑا تقسیم کیا جاتا ہے لیکن اس "فیاضانہ" کے نتائج نہ ہونے کے برابر ہیں۔ آخر میں "ڈیلی ٹیلیگراف" کے ڈپلومیٹک نامہ نگار نے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ افغان صورت حال نے کشمیر کے متعلق ہند و پاکستان کی مصالحت کو اور ضروری بنا دیا ہے۔

نئی دہلی ۴ جولائی۔ کل سبزی منڈی دہلی میں مسلمانوں اور ہندوؤں میں فساد ہو گیا۔ جس میں بارہ اشخاص مجروح ہوئے

حکام نے یہ دعوے کیا ہے۔ کہ اب حالات پر قابو پا لیا گیا ہے۔

آج کمیشن اپنے آئندہ اقدام کا اعلان کر دے گا

سری نگر ۴ جولائی: مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کے لئے اقوام متحدہ کا کشمیر کمیشن اپنے آئندہ اقدام کا فیصلہ کر چکا ہے۔ کل دو خصوصی ہرکاروں میں کمیشن کی طرف سے سربمہر مکتوب دہلی اور کراچی روانہ کئے جا رہے ہیں۔ جن میں کمیشن کے فیصلے شامل ہوں گے۔ کل یا پرسوں کمیشن کی طرف سے بھی اس کے آئندہ اقدام کا رسمی اعلان جاری کر دیا جائے گا۔

کل کمیشن کا اجلاس پھر منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مسٹر ڈیکالی پھر حکومت پاکستان سے اپنی گفت و شنید کی روئداد بیان کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ کمیشن نے جو فیصلہ کیا ہے۔ اس کا تعلق معاہدہ عارضی صلح کے بارے میں دونوں حکومتوں کے اختلافات سے نہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ کمیشن فوجی مسائل کے متعلق دونوں حکومتوں کے لئے ایک لائحہ عمل تجویز کرے گا۔

سبزی منڈی والوں سے ۲۵ ہزار روپیہ کا جرمانہ

نئی دہلی ۴ جولائی:۔ دہلی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ سبزی منڈی کے پھلوں اور سبزیوں کی مارکیٹ کے مستقل دوکانداروں سے ۲۵ ہزار روپے کا اجتماعی جرمانہ وصول کر لیا گیا ہے۔ بعض گرفتاریاں بھی عمل میں لائی گئی ہیں۔ اب حالات قابو میں ہیں۔ اور پولیس فساد زدہ علاقہ میں گشت کر رہی ہے۔

زرعی انکم ٹیکس ایکٹ مغربی پنجاب منظور ہو گیا

لاہور ۴ جولائی محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کا سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ۱۳ جون ۱۹۴۹ء کی سرکاری گزٹ کے مطابق ہز ایکسی لینسی گورنر مغربی پنجاب نے زرعی انکم ٹیکس ایکٹ مغربی پنجاب بابت ۱۹۴۸ء کی منظوری دے دی ہے۔ اس ایکٹ کی رو سے اڑھائی سو روپیہ یا اس سے زائد رقم بطور مالیہ ادا کرنے والے تمام مالکان اراضی کو ٹیکس دینا پڑے گا۔ ربیع ۱۹۴۹ء اور خریف ۱۹۴۹ء کی اقساط مالیہ کے ساتھ یہ ٹیکس وصول کیا جائے گا۔ ٹیکس کی وصولی ضلع کا عملہ محکمہ مال کرے گا۔ اور اس کی وصولی مالیہ کی وصولی کے طریق پر ہوگی۔ مالی سال ۴۹-۱۹۴۸ء میں ربیع و خریف ۱۹۴۸ء کے مالیہ کی ادا شدہ مجموعی رقم کی بناء پر حسب ذیل شرح سے ٹیکس کی تشخیص ہوگی۔

مالیہ کی مجموعی رقم	عائد شدہ ٹیکس کی رقم
۲۵۰ روپیہ تک	ندارد
۲۵۰ روپیہ سے ۵۰۰ روپیہ تک	مالیہ کا نصف
۵۰۰ روپیہ سے ۷۵۰ روپیہ تک	مالیہ کا تین چوتھائی
۷۵۰ ” ” ۱۰۰۰ ” ”	مالیہ کے برابر
۱۰۰۰ ” ” ۳۰۰۰ ” ”	مالیہ کا دگنا
۳۰۰۰ ” ” ۵۰۰۰ ” ”	مالیہ کا تین گنا
۵۰۰۰ ” ” ۸۰۰۰ ” ”	مالیہ کا چوگنا
۸۰۰۰ ” ” ۱۰۰۰۰ ” ”	مالیہ کا پانچ گنا
۱۰۰۰۰ ” ” ۱۵۰۰۰ ” ”	مالیہ کا چھ گنا
۱۵۰۰۰ سے زائد رقم پر	مالیہ سات گنا

اس قانون کی رو سے ہر ایک شخص جو قانون ہذا کے معنی میں ایک یا ایک سے زائد ضلعوں میں مالک اراضی ہے اور اڑھائی سو روپیہ یا اس سے زائد رقم بطور مجموعی مالیہ ادا کرتا ہے اسکے لئے ضروری ہوگا کہ اس ایکٹ کے نفاذ پذیر ہونے سے ساٹھ روز کے اندر اندر یعنی ۹ جون ۱۹۴۹ء سے ایسی اراضی کی مکمل تفصیلات اس ضلع کے کلکٹر کے پاس پیش کرے۔ جہاں وہ عام طور پر رہتا ہے۔ اگر مغربی پنجاب میں اس کی ایسی کوئی جائے سکونت نہیں تو اسے اس ضلع کے کلکٹر کے پاس ۴

۴ تفصیلات بھیجنی ہوں گی۔ جہاں وہ سب سے زیادہ اراضی رکھتا ہو۔ کلکٹر کسی وقت بذریعہ تحریری حکم بصیغہ رجسٹری روانہ کر کے کسی ایسے شخص کا بیان طلب کر سکتا ہے۔ جس کا معاملہ کلکٹر کی رائے میں قانون کے تحت آ سکتا ہو۔ اور ایسے شخص پر ایسے وقت کے اندر اندر جس کی میعاد ۳۰ روز سے کم نہیں ہوگی اور جس کا تعین نوٹس میں کیا گیا ہو۔ حکم کی تعمیل لازم ہوگی۔ اگر کوئی شخص جس کے نام پر نوٹس جاری کیا گیا ہو۔ تعمیل حکم سے قاصر رہے۔ تو کلکٹر اپنے بہترین معلومات کی بناء پر اس کے لئے ٹیکس کی رقم مقرر کرے گا۔ البتہ اگر کوئی شخص جھوٹا بیان دے تو اس صورت میں سزا کے طور پر اپنے واجب الذمہ ٹیکس کی رقم کے علاوہ ایسی رقم ادا کرنے کا مستوجب ہوگا۔ جو ٹیکس کی اس رقم کے دس گنا سے زیادہ نہیں ہوگی۔ جو اس کا بیان درست تسلیم کئے جانے پر اس کے ذمے واجب الادا ہو اور جس کی ادائیگی سے اس نے گریز کیا ہو۔ حکومت کی طرف سے کلکٹروں کو زرعی انکم ٹیکس کی تشخیص اور وصولی کے سلسلہ میں مفصل ہدایات جاری ہو رہی ہیں اس بارے میں کوئی مزید اطلاع متعلقہ ضلع کے کلکٹر سے مل سکتی ہے۔